تیسواں مسئلہ

بالغ کو دودھ پلانے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟

احادیث نبویہ سے شافی بیان

دو سال یا اس سے کم عمر کا بچہ کسی اجنبی عورت کا دودھ پی لے تو وہ نسبی اولاد کی طرح دودھ پلانے والی عورت پر حرام ہو جاتا ہے کیوں کہ شرعی نقطۂ نظر سے یہ شیر خوار عورت کا رضاعی بیٹا ہو جاتا ہے اور وہ عورت اس کی رضاعی ماں ہو جاتی ہے اس پر عامۂ صحابۂ کرام و تابعین عظام و فقہاے امصار کا اتفاق ہے۔

البتہ سراج الامہ، امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کا رشتہ ڈھائی سال کی عمر تک دودھ پینے سے بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ اور امام زُفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی مدت تین سال مقرر کرتے ہیں اور بہر حال ان حضرات کا اس امر پر اتفاق ہے کہ صغیر کو دودھ پلانے سے ہی حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے اور کبیر کو دودھ پلانے سے حرمتِ رضاعت نہیں ثابت ہوتی۔

یہ الگ بات ہے کہ صغیر کے لیے مدت رضاعت کتنی ہو اس میں ان حضرات کے درمیان اختلاف ہے تو اکثر نے دو سال کہا اور بعض نے ڈھائی سال یا تین سال کا موقف اختیار کیا۔ چناں چہ امام ابو زکریا نووی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وقال سائرُ العلماء من الصَّحابة والتابعين و علماءِ الأمصار إلى الآن: لا

يثبت إلّا بإرضاع مَن لَه دون سنتين، إلّا أبا حنيفة ، فقال: سنتين و نصف. و قال زُفر : ثلٰثُ سنين و عن مالك رواية سنتين و أيام.[۱]

ترجمہ: علماے صحابہ و تابعین اور اب تک کے علماے اَمصار کا قول یہ ہے کہ حرمت رضاعت صرف دو سال سے کم عمر کے بچے کو دودھ پلانے سے ثابت ہوگی۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ مدت ڈھائی سال تک اور امام زُفر تین سال تک بتاتے ہیں اور امام مالک سے ایک روایت ہے کہ دو سال چندروز کا ہو تو بھی حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

اس کے بر خلاف وہابیہ، غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ جوان مرد کسی اجنبی عورت کا دودھ پی لے تو اس سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ چناں چہ قاضی شوکانی نے اپنی کتاب "الأدلّة الرضية" میں لکھا ہے:

و يجوز إرضاعُ الكبير و لو كان ذا لحية لتجويز النظر اھ.[۲]

ترجمہ: کبیر کو دودھ پلانا جائز ہے اگر چہ صاحبِ ریش ہو تاکہ اجنبی مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا جائز ہو جائے۔

غیر مقلدوں کے امام ابن الحزم ابو محمد ظاہری اُندلسی کی کتاب "المحلی" میں ہے:

"إرضاع الكبير مُحرّم ولو أنه شيخ كما يُحرِّم رضاع الصغير، و لا فرق".[۳]

ترجمہ: اور بالغ کے دودھ پلانے سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اگر چہ وہ بالغ بوڑھا ہو جیسا کہ بچے کے دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اس بارے میں بچے، جوان، بوڑھے میں کوئی فرق نہیں۔

---

(۱) المنهاج شرح "الصحيح لمسلم بن الحجاج" للنووي ، ج: ۱، ص: ٤٦٩، كتاب الرضاعة، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) ❀ الأدلّة الرضية للقاضي الشوكاني، (متوفى:۱۲۵۰ھ) ج:۱، ص: ۱۳٦، الباب الثامن : باب الرضاع .

❀ و الدرّاري المضية شرح الدرر البهية للقاضي محمد بن علي بن محمد الشوكاني، (متوفى: ۱۲۵۰ھ) ج: ۱، ص: ۲۹۲، باب الرضاع.

(۳) المحلى لابن حزم، ج: ۷، ص: ۱۷، أحكام الرضاع، دار الفكر، بيروت

دلائلِ اہلِ سنت

فقہاے امت نے اپنے مذہب کے ثبوت میں کتاب اللہ کی آیات اور احادیث نبویہ سے استناد کیا ہے ہم یہاں ان کے کچھ دلائل اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں:

① اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ[1]

ترجمہ: اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں، یہ اس کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت مکمل کرنا چاہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے اور پورے دو سال پلانا واجب نہیں، ہاں جو پلانا چاہے اسے دو سال تک پلانے کی اجازت ہے۔

② ارشادِ ربّانی ہے:

وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا[2]

ترجمہ: بچے کے پیٹ میں رہنے اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے۔

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حمل کے شکم میں رہنے کی مدت بھی ڈھائی سال ہے، اور دودھ پلانے کی مدت بھی ڈھائی سال ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ مدتِ رضاعت ڈھائی سال ہے تو یہ آیت کریمہ آپ کے مذہب کی واضح دلیل ہوئی۔

③ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا.[3]

---

(۱) القرآن الحکیم، سورة البقرة: ۲، الآیة: ۲۳۳

(۲) القرآن الحکیم، سورة الأحقاف: ٤٦، الآیة: ۱۵.

(۳) القرآن الحکیم، سورة البقرة: ۲، الآیة: ۲۳۳.

ترجمہ: اور مائیں اپنے بچوں کو کامل دو سال دودھ پلائیں یہ اس کے لیے ہے جو رضاعت کو مکمل کرنا چاہے پھر اگر دونوں باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چُھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی حرج نہیں ہے۔

عربی زبان میں ''فا'' بعدیت پر دلالت کرنے کے لیے آتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دو سال پورا ہونے کے بعد ماں باپ کے لیے ارادۂ ''فِصال'' کا حق ہے اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ دو سال کے بعد بھی بچے کو دودھ پلانا جائز ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو سال کے بعد مزید چھ مہینے کا حق مانتے ہیں اس لیے کہ چھ مہینے کا زمانہ بچے میں تغیر کا زمانہ ہے کیوں کہ بچہ ماں کے شکم میں چھ مہینے تک ماں کی غذا سے خوراک حاصل کرتا ہے پھر اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ کتاب اللہ میں دو سال کے بعد رضاعت کا حق کب تک ہے بیان نہیں کیا گیا ہے مگر جو بچہ کامل دو سال تک دودھ پیے گا وہ فوراً اسے چھوڑ نہیں سکتا اس لیے دودھ چُھڑانے کی مدت، اقلِ مدتِ حمل کے پیش نظر چھ مہینے ہونی چاہیے۔

④ عَنْ أُمِّ الْمُؤمِنِيْنَ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللهُ عَنْهَا- قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَعِنْدِي رَجُلٌ، قَالَ: «يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذَا؟»، قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَ: «يَا عَائِشَةُ، انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ المَجَاعَةِ».(۱)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اُس وقت وہاں ایک آدمی بھی موجود تھا، حضور نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی، یہ میرا رضاعی بھائی ہے، تو سرکار نے فرمایا، عائشہ! غور کرلو، تمھارا رضاعی بھائی کون ہو سکتا ہے؟ رضاعت تو دودھ کی سخت بھوک پر ہی ہوتی ہے۔

---

(۱) ❀ صحيح البخاري، ج: ١، ص: ٣٦١، كتاب الشهادات/ باب الشّهادة على الأنساب و الرضاع، مجلس البركات، مبارك فور.

❀ وج:٢، ص:٧٦٤، كتابُ النكاح/ بابُ مَن قال: لا رِضاع بعد الحولَين ومَا يُحرِّم من قليل الرضاع وكثير، مجلس البركات، مبارك فور.

❀ و: الصحيح لمسلم، ج:١، ص: ٤٧٠، كتابُ الرّضاعة/ أخر حديث الباب، مجلس البركات، مبارك فور.

اللہ کے رسول ﷺ نے یہ ایک شرعی ضابطہ مقرر فرمادیا ہے:

إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ. یہاں المَجَاعَة سے مراد مجاعۃ اللبن ہے۔ اس کا قرینہ الرَّضاعة کا لفظ ہے کہ رضاعت طعام کی نہیں لَبن کی ہوتی ہے اور دودھ کی سخت بھوک اور تڑپ کم سن بچوں کو ہوتی ہے، بڑوں کو نہیں۔ تو اس حدیث پاک کا حاصل یہ ہوا کہ کم سنی میں دودھ پینے سے ہی رشتۂ رضاعت ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے غور کرلو کہ اس شخص نے کم سنی میں تمھاری ماں کا دودھ پیا ہے جب بچے کو دودھ کی سخت بھوک اور تڑپ ہوتی ہے اور وہ اس کے لیے روتا ہے، یا یہ عمر گزرنے کے بعد دودھ پیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ عمر زیادہ ہونے کے بعد بھوک اور تڑپ کھانے کی ہوتی ہے اور دودھ کا صرف شوق رہ جاتا ہے۔

کلمۂ إنّما بالاتفاق حصر کے لیے ہوتا ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ نے کلمۂ حصر کے ساتھ ضابطہ بیان کرکے رہنمائی فرمائی ہے کہ رضاعت کا یہ رشتہ صرف صغیر کے دودھ پینے سے ہی ثابت ہوتا ہے، کبیر کے دودھ پینے سے اس کا ثبوت نہیں ہوتا۔

⑤ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَا رضاعَ بَعْدَ الفطام وَ لَا يُتْمَ بَعْدَ حُلْمٍ"[1]

ترجمہ: دودھ چھوڑنے کی مدت کے بعد کوئی رضاعت نہیں اور بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیمی نہیں۔

⑥ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ، وَكَانَ قَبْلَ الفِطَامِ.[2]

ترجمہ: حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حرمت صرف اسی رضاعت سے ثابت ہوتی ہے جو آنتوں کو چھاتی کا دودھ پینے سے کھول دے اور یہ دودھ چھوڑنے سے پہلے کا زمانہ ہوتا ہے۔

---

(۱) المعجم الأوسط للطبراني، ج:۷، ص:۲۲۲، رقم الحديث: ۷۳۳۱، دار الحرمين للطباعة والنشر.

(۲) جامع الترمذي، ج: ۱، ص: ۱۳۷، باب ما جاء أن الرضاعة لا تُحرِّم إلّا ما في الصغر دون الحولين. مجلس البركات، مبارك فور.

اور جیسا کہ قرآن حکیم کی آیات سے ظاہر ہے دودھ چھوڑنے کا زمانہ دو یا ڈھائی سال کا ہے چناں چہ ارشاد ربانی ہے: وَفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ ــــ نیز ارشاد باری ہے: وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا۔

ان دونوں احادیث نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ڈھائی سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب پر مدتِ رضاعت کے سلسلے میں جو دلیل پیش کی گئی ہے وہ بجائے خود اہمیت کی حامل ہے اور اسی وجہ سے ڈھائی سال کی عمر تک دودھ پینے سے احتیاطاً ثبوت حرمت کا حکم دیا جاتا ہے۔

⑦ عَنْ أَبِي مُوسَى الهلالي عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النبي -صلى الله تعالى عليه وسلم- قال: لاَ يحرم من الرِضَاع إِلاَّ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وأنشر العظم. ويروى بالراى، أي أحياهُ وبالزاى، أي: رفعه.[1]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شیر نوشی گوشت بڑھائے اور ہڈی میں زندگی کی قوت بخشے، یا ہڈی کو موٹی کرے وہی حرمت کا سبب بنتی ہے۔

یہ الفاظ امام ابن الہمام نے فتح القدیر میں روایت کیے۔[2]

اور امام ابو سلیمان حمد بن محمد الخطابی البستی (م ۳۸۸ھ) نے معالم السنن، شرح ابو داؤد میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا رضاع إلّا ما أنشر العظم وأنبت اللحم-[3]

ترجمہ: رضاعت تو صرف وہ ہے جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت بڑھائے۔

یعنی رضاعت کا حکم صرف کمسن بچے کے دودھ پینے سے ثابت ہوگا کیوں کہ صرف اسی کے گوشت اور ہڈی میں دودھ سے نشو و نما ہوتی ہے۔

---

(۱) سنن أبي داؤد، ص: ۲۳۵، كتاب النكاح/ بابٌ في رضاعةِ الكبير، رقم الحديث: ۲۰۶۰.

(۲) فتح القدير، ج:۳، ص:۴۲۶، كتاب الرضاع، دار الكتب العلمية

(۳) معالم السنن، ج:۳،ص: ۱۸۶ ،كتاب النكاح/ بابٌ في رضاعة الكبير،مطبعة العلمية، حلب.

⑧ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لا رِضَاعَ إِلاَّ مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: لَا تَسْأَلُونا وَهَذَا الْحِبْرُ فِيكُمْ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود کے ایک صاحبزادے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: رضاعت تو وہی ہے جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت اُگائے۔ تو حضرت ابو موسی اشعری نے فرمایا کہ ہم سے مسئلے نہ پوچھنا جب کہ یہ فقیہ متبحر تمھارے درمیان موجود ہیں۔

ایک شخص نے غلطی سے اپنی بیوی کا دودھ پی لیا تھا تو حضرت ابو موسی اشعری نے اس سے فرمایا کہ "تمھاری بیوی تم پر حرام ہوگئی"۔ تب یہ مسئلہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی بارگاہ میں پیش ہوا جس کا جواب انھوں نے وہ دیا اور حضرت ابو موسی اشعری نے اپنے بتائے ہوئے مسئلے سے رجوع فرمالیا۔(۲)

حضرت ابن مسعود کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ بیوی اپنے شوہر کے لیے حلال ہے کیوں کہ جوان شخص کے دودھ پینے سے رضاعت کا حکم نہیں ثابت ہوتا۔

⑨ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عبد الله ابْنِ عُمَرَ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا- وَأَنَا مَعَهُ عِنْدَ دَارِ الْقَضَاءِ يَسْأَلُهُ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ، فَقَالَ عبد الله ابْنُ عُمَرَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- فَقَالَ: إني كَانَتْ لِي وَلِيدَةٌ وَكُنْتُ أَطَؤُهَا فَعَمَدَتِ امْرَأَتِي إِلَيْهَا فَأَرْضَعَتْهَا، فدخلْتُ عليها، فَقَالَتْ: دُونَكَ فَقَدْ وَاللهِ أَرْضَعْتُهَا فَقَالَ عُمَرُ: "أَوْجِعْهَا وَائْتِ جَارِيَتَكَ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ رَضَاعَةُ الصِّغَرِ"(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا، اس وقت میں حضرت ابن عمر کی خدمت میں دار القضا کے پاس موجود تھا، اس شخص

---

(۱) سنن أبي داؤد، ص: ۲۳۵، كتاب النكاح/ بابٌ في رضاعةِ الكبير، رقم الحديث: ۲۰۶۰.

(۲) فتح القدير، ج:۳، ص:۴۲۷، كتاب الرضاع، دار الكتب العلمية- وأخرج الحديث مالكٌ في المؤطا بسند صحيح.

(۳) ● المؤطا للإمام مالك بن أنس، ج:۲،ص: ۱۲۵، كتابُ الرِّضاع/ ما جاء في الرّضاعة بعد الكبر، دار الغرب الإسلامي.

● السّنن الكبرى للبيهقي، ج:۷، ص: ٤٦١، كتاب الرضاع/ باب رضاع الكبير.

نے سوال کیا کہ بڑی عمر کا آدمی عورت کا دودھ پی لے تو کیا حکم ہے؟

تو حضرت عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا:

ایک شخص حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی کہ میری ایک باندی ہے جس سے میں جماع کرتا ہوں، میری بیوی نے قصداً اُسے دودھ پلا دیا، پھر جب میں باندی کے پاس جانے لگا تو بیوی نے کہا: ٹھہرو، کیوں کہ خدا کی قسم میں نے اسے دودھ پلا دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ اسے سزا دو، تم اپنی باندی سے جماع کر سکتے ہو کہ رضاعت تو صرف کم سنی کی رضاعت ہے۔ یعنی رضاعت کا حکم صرف کم سنی میں دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے۔

قرآن حکیم کی آیات اور احادیثِ نبویہ سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ

رضاعت کا رشتہ صرف شیر خوار کے کسی عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے اور شیر خواری کا زمانہ دو سے ڈھائی سال کی عمر تک ہے۔

حکمت بالغہ:

اس میں شریعت طاہرہ کی یہ حکمت بھی ہو سکتی ہے کہ دودھ پینے سے ایک اجنبی اور شیر خوار کے درمیان ماں اور بیٹے کا جو پاکیزہ اور بڑا ہی قابل احترام و شفقت رشتہ وجود میں آتا ہے وہ ایسی ہی ننھی عمر کا متقاضی ہے، عمر کم سے کم ہوتی ہے تو وہ شفقت و احترام اور پاکیزگیِ نفس کے جذبات سے لبریز ہوتی ہے۔

اس کے برخلاف جوان شخص کسی عورت کا دودھ پیے تو اس سے عورت اور جوان شخص کے درمیان شفقت و احترام اور پاکیزگیِ نفس کے جذبات نہیں اُبھر سکتے، بلکہ - خدا کی پناہ - اس سے شہوانی جذبات کو تحریک مل سکتی ہے جو شریعت طاہرہ کی حکمت بالغہ کی صریح ضد و منافی ہے۔

بعض استثنائی واقعات الگ ہیں، عاداتِ ناس سے ظاہر ایسا ہی ہے۔

تو جوان شخص کے دودھ پینے سے حرمت رضاعت کا موقف اختیار کرنا ضرور کتاب و سنت کے ان نصوص کے خلاف اور شریعت طاہرہ کی حکمتِ بالغہ سے صرفِ نظر ہے۔

اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سہلہ بنت سُہیل کو ایک جوان شخص سالم کو دودھ پلانے کی جو اجازت دی اس میں تفصیل ہے۔

(الف) حدیثِ سہلہ مخصوص ہے:

سہلہ والی حدیث ان کے اور سالم کے ساتھ مخصوص ہے۔

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- كَانَتْ تَقُولُ: أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلاَّ رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- لِسَالِمٍ خَاصَّةً، فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلاَ رَائِينَا.(۱)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کی زوجہ مقدسہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی تھیں کہ (حضرت عائشہ کے سوا) نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج طاہرات کو یہ ناگوار تھا کہ کوئی جوان شخص کسی عورت کا دودھ پی کر رشتۂ رضاعت کی وجہ سے اس کے پاس آئے۔ ان ازواج نے حضرت عائشہ سے کہا کہ ہم تو (سہلہ بنت سُہیل کے واقعہ کے بارے میں) بس یہی سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خاص سالم کو یہ رخصت دی تھی، اس لیے کوئی بھی شخص اس طرح کی رضاعت کی بنا پر نہ ہمارے پاس آسکتا ہے، نہ ہمیں دیکھ سکتا ہے۔

امام ابوزکریا نووی شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ رقم طراز ہیں:

"وحملوا حديث سهلة على أنه مختص بها وبسالم، وقد روى مسلم عن أم سلمة وسائر أزواج رسول الله -صلى الله عليه وسلم- أنهن خالفن عائشة في هذا، والله أعلم"(۲)

ترجمہ: علمائے صحابہ و تابعین اور عصر حاضر تک کے علمائے امصار نے حضرت سہلہ کی حدیث کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ وہ حضرت سہلہ و سالم کے ساتھ مخصوص ہے، امام مسلم نے حضرت اُمّ سلمہ اور دوسری ازواج مطہرات سے یہ روایت کیا ہے کہ وہ اس مسئلے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مخالف تھیں۔

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ٤٦٩، كتاب الرضاع، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) المنهاج شرح الصحيح لمسلم بن الحجاج، ج:۱، ص:٤٦٩، كتاب الرضاع، مجلس البركات، مبارك فور.

مخصوص ہونے کے شواہد:

اُمّہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور علمائے صحابہ و تابعین اور بعد کے علمائے امت نے اس حدیث کو حضرت سہلہ اور سالم کے ساتھ خاص بتایا، اس کی وجہ یہ ہے کہ:

● احادیثِ کثیرہ ناطق ہیں کہ حرمتِ رضاعت صرف کم سنی میں دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے" یہاں تک کہ ایک حدیث: "إنّما الرَّضَاعَةُ مِنَ المَجَاعَة" خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جو تشریع عام کی دلیل ہے اس لیے حضرت سہلہ و سالم کا واقعۂ حال ان کے ساتھ مخصوص ہے، عامۂ امت کو اس کی اجازت نہیں ہے۔

● پھر آیت حجاب کا حکم بھی تمام اجنبی مردوں اور عورتوں کو عام ہے، سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے ان دونوں کو اس سے مستثنیٰ فرمادیا۔

● نیز انسانی جز سے انتفاع جائز نہیں جیسا کہ آیت کریمہ: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ "(۱) شاہد ہے۔ مگر حضرت سالم کے لیے یہ مباح کر دیا گیا۔

● اور اجنبی مرد کے لیے کسی عورت کے پستان پر منھ لگانا جائز نہیں، ارشاد باری ہے:

"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝۳۲ "(۲)

ترجمہ: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔

یہاں ایک احتمال اس کی اجازت کا بھی ہے۔

ان امور سے بھی اُس واقعۂ حال کے مخصوص ہونے کی تائید ہوتی ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تشریع (شریعت میں قانون سازی) کا اختیار دیا ہے اس لیے حضور نے حضرت سالم اور سہلہ کو شریعت کے ایک حکم عام سے الگ کر کے خاص ان کے حق میں جوانی میں شیر خواری کو رشتۂ رضاعت کا سبب بنادیا، تو اسے حکم عام کی حیثیت سے جاری نہیں کرنا چاہیے کہ "اذنِ خاص" دلیلِ عام نہیں ہوتا۔

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة بني إسرائيل: ۱۷، الآية: ۷۰.

(۲) القرآن الحكيم، سورة بني إسرائيل: ۱۷، الآية: ۳۲.

(ب) حدیث سہلہ منسوخ ہے:

اور امام ابن الہمام کمال الدین حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس باب کی حدیثوں کا جائزہ لے کر ایک اور حقیقت کا انکشاف کیا ہے، فرماتے ہیں:

"وَالْجَوَابُ أَنَّ هَذَا كَانَ ثُمَّ نُسِخَ بِآثَارٍ كَثِيرَةٍ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَالصَّحَابَةِ -رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ- تُفِيدُ اتِّفَاقَهُمْ عَلَيْهِ." (۱)

ترجمہ: حضرت سہلہ والی حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ اجازت پہلے تھی، پھر بعد میں منسوخ ہوگئی، ناسخ وہ کثیر احادیث وآثار ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں اور ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس اجازت کے نسخ پر صحابہ کرام کا اتفاق ہے۔

اس کے بعد انھوں نے آٹھ احادیث وآثار صحابہ نقل کیے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کم سنی کی رضاعت سے ہی حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے، ساتھ ہی نسخ پر وارد ہونے والے ایک اعتراض کا بڑا بصیرت افروز جواب بھی دیا ہے۔ (۲)

اس حیثیت سے دیکھا جائے تو حضرت سہلہ والی حدیث منسوخ ہو چکی ہے اور منسوخ سے استناد اور اس پر عمل جائز نہیں۔

اس لیے جوان شخص کو نہ کسی اجنبی عورت کا دودھ پینے کی اجازت ہے نہ حرمتِ رضاعت کے ثبوت میں اس کا کچھ اثر۔

وہابیہ کو اپنے موقف پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔

---

(۱) فتح القدير، ج:۳،ص: ٤٢٦، كتاب الرضاع، دار الكتب العلمية.

(۲) یہ اعتراض اور جواب ملاحظہ کرنے کے لیے دیکھیں، فتح القدير، ج:۳،ص: ٤٢٧، فإن قلت: عرف مِن أصلكم، إلخ.